

RAJYA SABHA

Thursday, the 16th August, 1984 | 25
Sravana, 1906 (Saka)

The House met at eleven of the clock, Mr. Chairman in the Chair.

REFERENCE TO THE REPORTED DEFLECTIONS IN ANDHRA PRADESH

SHRI SURESH KALMADI (Maharashtra): I have given the notice for taking up the Andhra Pradesh issue. Massive defections caused by Congress(I) in Andhra Pradesh... (Interruptions). What happened to my notice? I have given a notice. What is the fate of the notice? There is mass defection. Say, yes or no. (Interruptions)

SHRI B. SATYANARAYAN REDDY (Andhra Pradesh): Chief Minister, Andhra Pradesh, has requested the Governor to convene the Assembly on 18th. The Governor must call the Assembly on the 18th. (Interruptions).

SHRI SURESH KALMADI: We want your presence at 12.00 O'clock.

MR. CHAIRMAN: We will see.
Question No. 341.

ORAL ANSWERS TO QUESTIONS

Statutory status to the Minorities Commission

*341. **SHRI SYED AHMAD HASHMI:**

SHRI RAOOF VALIULLAH:

Will the Minister of HOME AFFAIRS be pleased to state:

(a) whether there is any proposal under Government's consideration to grant statutory status to the Minorities Commission; and

¹The question was actually asked on the floor of the House by Shri Syed Ahmad Hashmi.

(b) if so, by when action is likely to be taken in this regard?

THE MINISTER OF STATE IN THE MINISTRY OF HOME AFFAIRS (SHRIMATI RAM DULARI SINHA): (a) and (b) The various aspects and implications of the proposal are under consideration of the Government.

श्री संयोग अहमद हाशमी: मुझे हैरत है कि आज 6 साल के बाद भी गवर्नरन्ट इस पारिज्ञान में नहीं है कि पूरे तरीके से एश्योरस देश का कमिटमेंट करें। मुझे नहीं मालूम कि अगर माइनोरिटी कमीशन का मकान यह है कि कछ पसमांदा रिटायर्ड लोगों को एकोमांडेट बना है तो बात दूसरी है। वरना जब तक इस स्टेट्टुडरी पावर न हो या उम्मीद रिक्स्मेंडेशन पार्लियामेंट के अन्दर जंगलहार न हो कम से कम, गणितशतांश माल, 83 के अंदर माइनोरिटी कमीशन ने अपनी रिक्स्मेंडशन दी, रिपोर्ट दी जैकिन एक साल पूरा गुजरते के बाद यानी 84 के अन्दर लोक सभा के अन्दर पेश है और राज्य सभा के अन्दर नहीं आई। आप गौर करें कि वहाँ से ऐसे समाइल हैं जिसके अन्दर अन्दाजा यह होता है कि माइनोरिटी कमीशन का कोई इस्तेमाल ही नहीं है। यहाँ तक कि इसके बासाओँकात जो जो अब तक किरदार रहा, वह इस्तेमाल में नहीं रहा। मीनू मसानी जी जो इसके एहते चेयरमैन थे, महज इस्तीलए उनको इस्तीफा देना पड़ा कि मूलिनियलिटी एक्ट के बारे में उनका इस्तेमाल नहीं रह गया था। एक तरफ तो यह सूरतेहाल है और दूसरी तरफ सूरतेहाल यह है कि वह माइनोरिटी कमीशन जो कि माइनोरिटी के षट्टैक्षण, उनकी डिमान्ड उनके मूलबात के उत्तर गौर करें तथा जायज तरीप पर माइनोरिटी के जजबातों की नमाइन्दगी के लिए सकर्त्तर किया गया था। ताकी हमेशा उन मसाइल पर संजी दगी में गौर करें, मैं समझता हूँ उनका इस्तेमाल अब सही नहीं रहा। इस्तीलए माइनोरिटी कमीशन के चेयरमैन जब ऐसे कठरोवर्शिल मामले के अन्दर जो मूलमानों के मजहबी दीनी जजबाती पर्सनल या के अन्दर अपनी राय देने लगे... (व्यवधान) मैं बता रहा हूँ माइनोरिटी कमीशन का सकम्भद क्या है।

شیعیانیت: سوال پوچھیا۔ (વ्यवधान)

شیعیانیت: احمد حسینی: اس کے کہے بिलا مکالمہ پڑھتے ہی نہیں سکتا۔ بسا آنکھات اور پالیٹیکل آبشار تک میں میڈیسی میڈیولز کے اندر ہمارے میڈیا نیٹ ورک کمپنی نے جیسا دنیا شروع کی اور سو رتے ہال یہ بھی ہے کہ پنجاب میں اتنا بڑا ہادیسا ہو جائے کہ باہر بھی میڈیا نیٹ ورک کمپنی کو ہاں پر نہیں پہنچا اور نہ اسکے باارے میں کوئی رایت دی۔ آنے والے سو رتے ہال یہ ہے کہ جب تک ستھرے اور پاوار اسکا نہیں میں لیتی اسکی ریکامیڈیشن یا اسکی میڈیا نیٹ ورک کے اندر ڈیکٹے میں نہیں آتی تک اسکا مکالمہ بے کار ہے۔ جو میں نے سو رتے ہال بیان کی میں سامنہ کرتا ہو، یہ اس دوسرے پر پہنچ گیا ہے کہ ملک کے اندر یہ مہسوس ہونے لگا کہ میڈیا نیٹ ورک ایک مجاہد ہے اور اسکے فائدے کا کوئی سوال نہیں ہے۔ تھیک اسی تاریکے سے جیسے ملک کے اندر دوسرے کمپنیوں کے اندر اجرا کرنے اور آج تک اس کا کوئی اسٹریٹ مال نہیں ہوا۔

شیعیانیت: سوال کیا کیا آپنے؟

شیعیانیت: احمد حسینی: مکالمہ بھی کیا کہ اسکا مکالمہ کیا ہے۔ اس سو رتے ہال کے اندر جب کہ اسکا کوئی ایمنسٹ نہیں ہے۔ اس میڈیا نیٹ ورک کمپنی کا بآکی رہنے کا کیا مکالمہ ہے۔ جبکہ اس پاچیس میں گورنمنٹ نہیں ہے کہ کوئی کمیٹ کرے۔ میڈیا نیٹ ورک آسپکٹس پر 6 سال سے گیرہ ہے رہا ہے لئکن آج کوئی کمیٹ نہیں کر سکتے اس کا کیا مکالمہ ہے۔ جو شروع میں کمیٹ ہے کہ اسکا کوئی طور دیا گیا تھا جیسا کہ اس کا کوئی میڈیا نیٹ ورک ہے اس کا کوئی کمیٹ نہیں ہے کہ اس کا کوئی طور دیا گیا تھا جیسا کہ اس کا کوئی میڈیا نیٹ ورک نہیں ہے۔

شیعیانیت: احمد حسینی:

حیرت ہے کہ آج چھ سال کے بعد یہی کوئی نہیں اس پڑی یعنی میں نہیں کہ پوچھتے طور پر ایسے دنیں دے یا کمیٹ نہیں کرے۔ میں معلوم

↑ [] Transliteration in Arabic script

نہیں کہ اگر میڈیا نیٹ ورک کمپنی کا مقصد یہ ہے کہ کچھ پسماندہ دینمازد لوگوں کو ادھوڑیت کرنا ہے تو باہر دوسری ہے۔ ورنہ جب تک اسے سخت وحشی پیدا نہ ہو یا اس کی کمکتی کمپنی پاریٹی کے اندر زبر بھٹکت نہ ہو۔ کم سے کم گزشتہ سال ۸۳ کے اندر میڈیا نیٹ ورک کمپنی کے اندر یعنی دکنی دکنی دی۔ بورڈ دی۔ لیکن ایک سال پورا گزشتہ کے بعد یعنی ۸۴ کے اندر لوگ سبھا کے اندر پڑھن ہوئی اور واجیہ سبھا کے اندر نہیں آئی۔ آپ غور کریں کہ دہت سے ایسے مسائل نہیں ہیں کہ یہاں تک کہ اسکے بسا اوقات کا جو اب تک کا کرداد دہا وہ استعمال میں نہیں دھا۔ میلے مسانی جی جو اسکے پہلے چھوڑ دیں تھے مخفی اس لئے ان کو استغفار دیتا ہوا کہ میونسپلی ایمکٹ کے بارے میں اسکا استعمال نہیں دھا کیا تھا۔ ایک طرف تو یہ صورت حال ہے دوسری طرف صورت حال ہے کہ واہ میڈیا نیٹ ورک کمپنی کے میڈیا نیٹ ورک کی قیمتاند۔ انکے مطالبات کے اوپر غور کرے اور جائز طور پر میڈیا نیٹ ورک جذبات کی نمائندگی کیلئے مقرر کرنا گھا تھا تاکہ ہمیشہ ان مسازل پر سلسلہ دگی سے غور کرے۔ میں سمجھتا ہوں اس کا استعمال اب صفحہ نہیں دھا۔ اس لئے میڈیا نیٹ ورک کمپنی

کے جو تجزیہ میں جب ایسے کلمتوں و درشیل معاملہ کے اندر جو مسلمانوں کے مذہبی - دینی - جذباتی - پرستیں لا کے اندر اپنی دلئے دیتے لگے (مدخلات) میں بتا رہا ہوں ماننا مارتا ہو کمیشن کا مقصد کہا ہے -

[شروع سچھا باتی : سوال پوچھئے]

[.....] (مدخلات)

[شروع سود احمد ہاشمی : ان کے کھٹے بھا سوال پوچھہ ہی نہیں سکتا۔ بسا اوقات اور پالیتیکل آور ٹون میں سیاسی معاملوں کے اندر ہمارے ماننا تی کمیشن نے دلئے دینی شروع کو - اور صورتحال یہ ہوئی ہے کہ پاہاب میں اتنا بڑا حادثہ ہو جانے کے بعد بھی ماننا تی کمیشن وہاں پر نہیں پہنچتا اور نہ اسکے بارے میں کوئی دلئے دی داد اون دہول ۹۹ صورتحال یہ ہے کہ جب تک اسے استیتو چڑی بادو ان کو نہیں ملتی اسکی دکملیتیں یا اسکی سفارشات پارلیمنٹ کے اندر تبیت میں نہیں اُن قب تک اسکا مقصد بیکار ہے - جو میں نے صورتحال بھاں کی میں سمجھتا ہوں یہ اس درجے پر پہنچ گیا ہے کہ ملک کے اندر یہ محسوس ہونے لگا کہ ماننا تی ایک مذاق ہے اور اس کے خاندے کا کوئی سول نہیں

ہے - تھیک اسی طریقہ سے جو سے ملک کے اندر دسوے کمیشن بالے اور اج تک ان کا کوئی استعمال نہیں ہوا [-]

[شروع سچھا باتی : سوال کیا کیا]

[?] [.....]

[شروع سود احمد ہاشمی : سوال

یہ کہا کہ اسکا مقصد کیا ہے - اس صورتحال کے اندر جب کہ اسکا کوئی استعمال نہیں ہے - اس میان ماننا تی کمیشن کا بالآخرہ باتی دلے کا کیا مقصد ہے - جب کہ اس پوزیشن میں گورنمنٹ نہیں ہے کہ کوئی کمٹ کوئے - ماننا تی آسپیکٹر میں ہر چھے سال سے غور ہو رہا ہے لہکن اج کوئی کمٹیلٹ نہیں کو سمجھتے اس کا کہا مقصد ہے - جو شروع میں کمٹیلٹ تبا استیتو چڑی پاؤ دی جائیکی اسکی قانونی دکملیت ہوگا تو کیا اس سچھوایشن میں گورنمنٹ کے اس کمٹیلٹ کو پورا کوئے [-]

SHRIMATI RAM DULARI SINHA: The Minorities Commission was set up by the Janata Government in 1978 under executive order and since then the same arrangements are continuing. As I have stated just now, the question regarding giving statutory or constitutional status to the Commission is, however, under the consideration of the Government.

श्री संयद अहमद हाशमी : यह तो वही
कात है कि जिस पर मैंने दतराज किथा था ।
कोई कमिट्टेंट नहीं है । आज 6 साल तेरे
बही हो रहा है कि इस पर गौर किया जायगा,
सौंकल कोई कमिट्टेंट नहीं है । मेरा सोधा
सबाली यह है कि 6 साल का पूरा करेक्टर जो
माइनारिटीज कमीशन का गुजरा है क्या उस
के बाद भी हुक्मत की यह राय है कि उस
का कोई फायदा है और अकलित्यताँ के
हुक्मों की हिफाजत या उन के जायज मता-
लबात की नुसाइदगी के लिये कोई हक्क
रखता है या कोई जबाब रखता है । इस के
साथ ही एक सवाल मैं और पूछता चाहता हूँ
कि माइनारिटीज कमीशन का जो पहले कर्म-
शन था उस के चेयरमैन को ही उस से एस्लि-
लाफ है और वह कहते हैं कि हथ्यूमन राइट्स
कमीशन बनना चाहिए । इसके बारे में
हुक्मत का कोई मतालबा है ?

[شی] سید احمد ھاشمی: یہ تو

وہی بات ہے کہ جس پر میں نے
اعتراف کیا تھا - کوئی کمکتی تھی ملت
نہیں ہے - آج چھ سال سے بھی ہو
رہا ہے کہ اسہد فرو کیا جائیگا لیکن
کوئی نعمت نہیں ہے - میرا سہہ دا
سوال یہ ہے کہ چھ سال کا پورا کریکٹ
جو مائنارڈ کمپنی کی
اسکے بعد بھی حکومت کی یہ دلچسپی
ہے کہ اسکا کوئی فائدہ ہے اور اقلیتوں
کے حقوق کی حفاظت یا انکے جائز
مطالبات کی نمائندگی کیلئے وہ کوئی
حق رکھتا ہے یا کوئی جواب دکھتا
ہے - اسکے ساتھ ہی میں ایک سوال
اور پوچھنا چاہتا ہوں کہ مائنارڈ
کمپنی کا جو پہلے کلسیٹیشن تھا اسکے
چھٹے ہوئے کو ہی اس سے اختلاف

ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ٹیکو میں
دانس کمیشن بہانہ چاہئے ۔ اسکے
بارے میں حکومت کا کوئی مطالبہ

श्री पी. बी. नरसिंह राव : इतनी लम्बी चौड़ी तारीख सुनाने का कोई कायदा नहीं, लेकिन इस बारे में एक बार यहां बिल आया था और वह पास नहीं हो पाया। इस का मत-लब है कि गारियामेट में भी इस के मूलाधिक राय नहीं थी। अब देखना है कि क्या हो सकता है और इस बीच में हम ने इस कमीशन को काफी स्टाफ दे कर उन से काम कराने की कोशिश की है और कर रहे हैं। यह सब चल रहा है।

धी सैयद अहमद हाशमी : क्या इस सिच्युरेन्स में जो परे 6 साल का इस का करेंटर है, माइनरिटीज कमीशन का, यह सही है कि उस का कोई फक्तान नहीं था। इस प्रिले 6 साल के अंदर उस का कोई काम नहीं था।

[شیعی سید احمد هاشمی : کیا

اس سچوایہن میں جو یوں چھے
سال کا اسکا کوئیکٹر ہے - ملناڑتیہو
گمہشن کا یہ مستحیم ہے کہ اسکا کوئی
فلدکشن نہیں تھا - ان پچھے چھے
سال کے اندر اسکا کوئی کام نہیں تھا -]

श्री सभापति : जवाब तो कायम है कि वह गैर कर रह है।

श्री सैयद अहमद हाशमी : बिलकुल
बहलावा है। कोई फ.पदा नहीं इसमें।
बेहतर हों कि हुक्मत कह दे कि हम
इसको खत्म कर रहे हैं। क्या बाकी
माझनारिटीज़ कमीशन के फंक्षन से
हुक्मत मुहम्मद है? इस के अन्दर यह
सवाल है। इस का जवाब नहीं दिया
गया।

۱۰۷

- کوئی فائدہ نہیں اسی سے
بپتھر ہو کہ حکومت کہدے کہ ہم
اسکو ختم کر دیے ہیں - کہا واقعی
مسئلہ اور تباہ کمیٹی کے فنکشن سے حکومت
طمثمن ہے - اسکے اندر یہ سوال ہے
[اسکا جواب نہیں دیا گیا -]

श्री समाप्ति : जंवाब दे टिया गया

श्री संयद अहमद हाशमी : विलक्षण
गैर ज़रूरी जवाब है। क्या माइनोरिटीज़
कमीशन के फ़ंक्शन से जो पिछले 6 मात्र
में उसके रहे हैं। यह ह्रूमत मुतमईन
है? अगर आप मुतमईन हैं तो उसे बाकी
रहना चाहिए नहीं तां उसका कोई सवाल
नहीं, उसके रहने का कोई फायदा नहीं।

شیخ سید احمد هاشمی: بمالک

فہر فزودی جواب ہے - کہا مائدادیہ
کیہی کے فلکشن سے جو ہجھلے جس
سال مہن اسکے دھن یہ حکومت
معلمین ہے اگر آپ معلمین ہیں تو
اچ بالي دھنا چاہئے نہیں تو اسکا
کوئی سوال نہیں - اسکے دھن کا کوئی
فائدة نہیں ۔

श्री समाप्ति : क्या आप अभने जवाब
में निम्नलिखित हैं ?

श्री पी० बी० नरसिंह राव : मैं अपने
जावाब से ज़हर मतमईन हूँ ।

SHRI RAOOF VALIULLAH:
Pending the conferment of constitutional status on the Minorities Commission will the Government accept

the recommendation of the Commission to confer upon it powers of investigation contained in section 5 of the Commission of Inquiry Act by an appropriate notification under section 3 of the Act?

SHRIMATI RAM DULARI SINHA:
The Commission has recommended—I can elaborate some of the main recommendations—(1) better organisational system for the Commission; (2) constitutional or statutory status for the Commission; (3) powers of investigation under the Commission of Inquiry Act, 1952 for the Commission; and (4) setting up a comprehensive National Integration-cum-Human Rights Commission.

As regards setting up a National Integration-cum-Human Rights Commission, the proposal itself is not very clearly spelt out and even the Commission itself in its report has said that the matter requires fuller study to frame an elaborate scheme to carry out the objectives involved in this recommendation.

श्री असद मदनी : पिछले सेशन में होम मिनिस्टर माहब ने यकीनदहानी की थी कि जो कई माइनरिटीज कमीशन देने हैं उन की रिपोर्ट्स आने में समय लगेगा लेकिन व्यासकर गोपाल सिंह साहब को सदारत में जो कमीशन बना था उसने की रिपोर्ट अभी तक हम लोगों के सामने नहीं आयी है। उस यकीनदहानी को प्रश्न करने की गण से वह रिपोर्ट हाउस के सामने आना चाहिए।

﴿هُدی اسعد مدنی: پڑھ لے سو شے﴾

مہیں ہوم منسٹر صاحب نے یقین
دھانی کی تھی کہ جو کئی مائنداٹیز
کھوئی بلے ہوں ان کی دبورت آنے
مدد و مدد لکھے گا۔ لہکر خاص کر

گوپال سلنکے صاحب کی صدارت میں
جو کہشن بنا تھا اس کی دبورت
ابھی تک ہم لوگوں کے سامنے نہیں
آئی ہے۔ اس یقین دھانی کو بورا
کرنے کی غرض سے وہ دبورت ہائیس
کے سامنے آئی چاہتے۔

SHRI P. V. NARASIMHA RAO:
Sir, I shall find out. I am not aware of it. But I shall take note of the suggestion. I have no objection to any debate as such. We are prepared for it.

شی گلام رسل کار : میں آنرےول ہوم مینیسٹر ساہب سے یہ دیراثت کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ وہ کام ہے کہ پرائیم مینیسٹر ساہب کی ترک سے ایک 15 نوکاری سکولر نیکالا ہا، ٹھام سٹیٹ گورنمنٹ کو ہدایت دی گئی کہ مائنارٹیج کے ساتھ کام کام کرنا چاہیے۔ وہ سکولر کام ہا، یہ پر آج تک سٹیٹ گورنمنٹ میں کام اتمم کیا ہے؟

شی پی ۔ وی ۔ نرنسیمھا راوی : کیس سکولر کے بارے میں کہ رہے ہیں؟

شی گلام رسل کار : پرائیم مینیسٹر ساہب کی ترک سے ایک سکولر نیکالا گیا ہا، ٹھام سٹیٹ، مینیسٹرسرز کے نام پر جسیں مائنارٹیج کے بارے میں کہا گیا ہا کیا۔ وہ سکولر کام ہا، یہ میں سٹیٹ گورنمنٹ اور بھکری جی سرکار نے آج تک کام کیا؟ نبھر دو، کام ہوم مینیسٹری میں مائنارٹیج سل کام ہے، یہ دیہیں، تو یہ میں آج تک کام کیا کام دھیا ہے کام کیا کام دیکھ دے جس کی وجہ سے کام کیا کام دھیا ہے مائنارٹیج کے بارے میں اور کام کیا کام دھیا کرنا چاہتے ہیں؟ تیسرا بھان یہ

کی کام لیگیویٹیک کمیشنر کی جگہ جو کہ 1977 میں بھائی ہوئے چکیں ہیں، آج تک پوری کی گई ہے؟ یہ دیہیں تو کام پوری کی گई؟

SHRIMATI RAM DULARI SINHA:
As regards the Prime Minister's guidelines are concerned, the Prime Minister has formulated a 15-point programme for the....(Interruption)
We are in constant touch with the State governments and Union territory administrations, and here we are having one monitoring cell. That is headed by an Additional Secretary and is charged with the responsibility of monitoring the progress of implementation of the 15-point programme directed by the Prime Minister. We get quarterly reports from the States and Union territories, and the cell reports to the Prime Minister about the progress of implementation.

شی ہمتی ممبنا سلطان : چیئرمین ساہب، یہ سوال جو مائنارٹیج کمیشن کے بارے میں ہو گھا ہے، یہ بहت ہی جھوڑی سوال ہے۔ اسکے لیے ہمارے آنرےول مینیسٹر نے جو سوال کیا وہ سوال تو اچھا ہے، لیکن جیس دنگ میں پوچھا ہے یہ سوال کیا تو میں کوئی اور نہیں کہ سکتی سیوا یہ اسکے کی جنتا پارٹی نے یہ کمیشن اسٹیبلیش کیا ہا اور اولیٹیکل موتیلیوں سے کیا ہا۔

شی سنبھل احمد حاشمی : پولیٹیکل موتیلیو کام کیا ہا؟ .. (વ्यवधान)

شی ہمتی ممبنا سلطان : حاشمی ساہب نے میں توک دیکھا، میں آپسے کوئی نہیں کہ رہی ہوں۔ اور میں کہنا پڑتا ہے کیا

“अंधेरे में भटकते ही उजाले के लिए
मैंने पहले ही कहा था जला लो मूँझको ।”

1978 में जनता गवर्नरेट ने यह माइनोरिटीज कमीशन बनाया। बाद में उसका असासद पूरा नहीं हुआ क्योंकि उसके बाद ही अलीगढ़ के फसादात हुए। वहां माइनोरिटीज कमीशन के जो मैम्बर्स थे उनको जाने नहीं दिया गया। स्टेच्युटरी पार्कर्म भी जो है जिनके लिए उनकी यकीन दिलाया गया था कि हम देंगे, लेकिन उन्होंने नहीं दिए क्योंकि जिस दिन यह बिल हाउस में आया था उस दिन रूलिंग पार्टी के मैम्बर मौजूद नहीं थे। वह बात भी हमको याद रखती है। मैं आपसे सवाल ही करूँगी क्योंकि आप इजाजत नहीं देंगे ज्यादा बोलने की। सवाल यह था कि इनकी जो टर्म्स आफ रेफरेंस हैं वह बहुत ज्यादा बड़ी है। इसमें अगर आप रिलीज़ स ट्रस्ट भी आयेंगे तो उसमें जो ग्रुप्स हैं उनके आपस में डिफरेंसज हो जाते हैं जैसे अडाप्सन बिल है, फलां है, फलां है। तो क्या आप इस बात पर गौर करेंगे इसको लिमिट करेंगे कुछ चीजों पर, जैसे मुसलमानों की ऐजुकेशन है; उनकी सोशियो-इकानामिक आबलम्ब, हैं, फसादात के पीछे क्या सोशियो-इकानामिक कंडीशन्स रहती है। दूसरे बेग साहब ने यह भी रिकमेंडेशन की है कि जीशन ऐक्सपर्ट्स की एक कमेटी बनाई जाए जो तमाम चीजों पर गौर करे कि किस तरह से इसको इफ़किटव बनाया जाए? क्या वह आपने बनाया है; आप इस पर गौर करेंगे? ये मेरे सवाल हैं।

श्री पी. बी. नरसिंहा राव: सदर साहब, टर्म्स आफ रेफरेंस को कम करना आसान नहीं होता। मांग तो होती है उसकी और वर्षाः कीजिए। लेकिन आत्मरेखन मैम्बर ने जो मुझाव दिया है उस पर हम गौर करेंगे और ज्यादा

प्लाइटेड बनाने के लिए और कमीशन के काम को ज्यादा कारगर बनाने के लिए कोई तज्ज्ञीज की जा बकती है तो हम गौर करेंगे।

लेकिन मेरा पहला शिक्षण यही है कि जहां कहीं टर्म्स आफ रेफरेंस को कम करने की तज्ज्ञीज होती है, प्रोपोजल होता है तो वह अवाम में काबिले कबूल नहीं होता है बल्कि उसे वसीयत बनाने की मांग हमेशा हुआ करती है। दूसरा जो सवाल उठाया गया है उस पर ज़रूर गौर करेंगे।

श्री गूलाम रसूल कार: जनाब, मेरे दो सवालों का जवाब नहीं आया है। लिंगिस्टिक कमीशन की जगह छः मालों से साली पड़ी हुई है, उसको भरा नहीं गया है, यह सवाल मैंने पूछा था और दुसरा सवाल यह पूछा था कि क्या होम मिनिस्ट्री में कोई माइनोरिटीज सेव बना हुआ है? अगर बना हुआ है तो उसने क्या रिकमेंडेशन्स दी हैं और उस पर क्या अमल किया गया है?

[+] شدی فلام دسول کار: جملاب میلرے

دو سوالوں का जवाब नहीं आया है -
للمکوستک कمش्लर की जगह छः سالों
से خالी پड़ी होनी है ऐस्को बहरा
नहीं कहा है यह सوال मौन ने दो जहां
देहा - और दوسرا سوال यह दो जहां
के कहा होम मिनिस्ट्री मौन कोनी
मاننार्हीز سهل बहा होवा है - एक बहा
होवा है तो इस ने कहा विल्डिशन
दी हीन और इस हर कहा عمل किया
किया है -

श्री पौ. वौ. नरसिंह चाव : देखिये, कई रिक्मेडेजन्स आती है, यहां खड़े-खड़े कितनी चीज़ मैं बता सकता हूँ? आप मुझे बात इये कि आप क्या क्या तकसील चाहते हैं। मैं सारों तकसील देने के लिए तैयार हूँ। मैं सबालों के जवाब देने के मिनटसिले मैं इतनी लम्बी पूरी डिटेल का देना मुमिन नहीं है।

MR. CHAIRMAN: Going round and round the mulberry bush.

342. [The questioner (*Shri Satya Prakash Malaviya*) was absent. For answer vide col. 43-44 infra]

*343. [The questioner (*Shri Chimbabhai Mehta*) was absent. For answer vide col. 45 infra.]

*344. [The questioner (*Shri Pyarelal Khandelwal*) was absent. For answer vide col. 45-46 infra.]

Economy-Model Colour T.V. Sets

*345. SHRI SURESH KALMADI:
SHRI S. W. DHABE:

Will the PRIME MINISTER be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the economy model colour TV sets priced at about Rs. 5000/- is yet to arrive in the market, in spite of advance booking done six months back;

(b) whether it is a fact that the three public sector undertakings in the field have failed to produce and deliver sets at these prices;

(c) whether it is also a fact that whereas the Electronics Corporation of India Limited (ECIL) has yet to deliver a single set, the UPTRON which had introduced the economy model colour TV sets in Delhi and UP regions had to withdraw those

sets on account of technical defects and whether the supply by the KELTRON is erratic;

(d) if so, what are the reasons therefor; and

(e) whether it is a fact that the major cause of the delay is the non-availability of colour picture tubes by ETTDC, and if so, what action is being taken to provide picture tubes early and in sufficient quantities?

THE DEPUTY MINISTER IN THE DEPARTMENT OF ELECTRONICS AND IN THE MINISTRY OF FOOD AND CIVIL SUPPLIES (SHRI M. S. SANJEEVI RAO): (a) to (e) A Statement is laid on the Table of the House.

Statement

(a) to (e) All the three public sector companies in the field have commenced regular production from March 1984. Till the end of July 1984, ECIL has supplied 3700 sets; UPTRON 6236 sets and KELTRON produced 1906 sets. Based on the reduction in customs and excise forming part of the 'Measures to further accelerate the development of the electronics industry' announced by Government in August 1983, Government have felt that CTV sets of 51 cm. size should be available for around Rs. 5,000 plus local taxes. Above referred sets are being marketed at the following prices, which include 3 months' warranty:

	Rs.
GIL . . .	5150 + local taxes (spectra)
	5650 + local taxes (spectra-super)
UPTRON . . .	5106 + local taxes
KELTRON . . .	5405 + local taxes

It is therefore not a fact that the 3 public sector undertakings have failed to produce and deliver sets around the anticipated price.

*The question was actually asked on the floor of the House by Shri Suresh Kalmadi.